مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا
ولی العصر ٹرسٹ
6

مہیج الاحزان

تالیف

آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش : سید محمد شبر عباس

ولی العصر ٹرسٹ

ضلع جھنگ

نام کتاب —— مہیج الاحزان

نام مولف —— آقائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم —— مولانا سید ظل حسین زیدی سرسوی

سال طباعت —— سنہ ۱۹۹۲ء مطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد —— ۱۰۰۰

کتابت —— حضرت کیلیانوالہ

مطبع ——

ہدیہ ——

ناشر ——

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو — مین بازار اسلام پورہ لاہور

کرے گا۔ تاہم ابن زبیر اپنے احساسات کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔ اور ظاہرداری کے طور پر امام عالیمقام کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اسی دوران اہل کوفہ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت امام حسینؑ اور ابن زبیر نے یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کر دیا ہے اور دونوں صاحبان مکہ معظمہ میں بیت اللہ کی پناہ میں ہیں۔ رؤساء کوفہ اور عمائدین شیعہ جناب سلیمان ابن صرد خزاعیؒ کے مکان میں جمع ہوئے۔ اور معاویہ کی ہلاکت کا ذکر کرتے ہوئے شکر خدا بجا لائے۔ اور یہ مشورہ طے پایا کہ امام حسین علیہ السلام کو کوفہ تشریف لائے کی دعوت دی جائے۔ سلیمان ابن صرد خزاعی نے فرمایا کہ آپ سب لوگ ان کے پدر بزرگوار علی مرتضیٰؑ کے شیعہ ہیں اگر سب لوگ اس امر کا عہد کریں اور یقین رکھتے ہیں کہ امام حسینؑ کی نصرت و یاوری کریں گے۔ تو امام حسینؑ کو یہاں تشریف لانے کی دعوت دی جائے۔ اور اگر کسی بھی کمزوری کا احساس ہو تو ہم امام عالیمقام کو زحمت نہ دیں۔ اس پر سب نے کہا کہ ہم ان کے دشمن سے جنگ کریں گے اور اپنی جانیں ان پر فدا کریں گے۔ آپ انہیں نامہ تحریر کریں اور درخواست کریں کہ مولا کوفہ تشریف لائیں۔ اس پر سلیمان بن صرد خزاعی نے کہا تو بہتر ہے۔ کہ ان کی خدمت اقدس میں عریضہ ارسال کریں۔ چنانچہ اس مضمون کا خط حضرت امام حسین علیہ السلام کو لکھا گیا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہ سلیمان بن صرد خزاعی و مسیب بن نجبہؓ و رفاعہ بن شداد بجلی و حبیب ابن مظاہرؓ اور کوفہ کے معتقد شیعیان علی علیہ السلام کی طرف سے یہ نامہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے نام ہے اور السلام علیک اور حمد باری تعالیٰ کے بعد عرض پرداز ہیں کہ خداوند عالم نے دشمن دین معاویہ بن ابوسفیان سے ہمیں نجات دی۔ اس نے امت کی رضامندی کے بغیر تسلط حاصل کیا تھا۔ اس نے نیک لوگوں کو قتل کرایا۔ اور اشرار کو ان پر مسلط کیا تھا۔ اس نے مال خدا

تخیر مستحقین میں تقسیم کیا اور اب ہمارا سوائے آپ کے کوئی امام نہیں ہے۔ بس آپ
کوفہ کی طرف رخ فرمائیے۔ تاکہ ہم آپ کے واسطے سے حق و صداقت پر جمع ہو سکیں۔
اور ہم عامل کوفہ نعمان بن بشیر کی اقتداء میں نماز جمعہ نہیں پڑھتے۔ جب ہمیں یہ معلوم ہوگا
کہ آپ کوفہ تشریف لا رہے ہیں تو ہم حاکم کوفہ برطرف کر دیں گے۔ انشاء اللہ
تعالےٰ۔ اور یہ خط عبد اللہ ابن مسمع ہمدانی اور عبد اللہ ابن وال کے سپرد کیا اور ان
کو تاکید کی کہ جلد از جلد یہ خط امام حسینؑ کو پہنچا ئیں۔ اور یہ راز کسی پر ظاہر نہ ہو۔ یہ دونوں
قاصد ماہ رمضان المبارک کی دسویں تاریخ تھی کہ مکہ پہنچ گئے۔ اور نامہ حضرت امام
حسین علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ اس خط کے دو دن بعد قیس مسہر صیداوی
اور عبد اللہ ابن شداد اور عمارۃ بن عبد اللہ سلولی کو تقریباً ڈیڑھ سو خطوط کے ساتھ
بطرف مکہ روانہ کیا کہ یہ خطوط امام حسینؑ کو جلد از جلد پہنچا ئیں۔ ان خطوط کا مضمون یہ
تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ نامہ بسوئے امام حسین علیہ السلام ہے۔ اما بعد فحیّ
هلاً فَاِنَّ النَّاسَ یَنْتَظِرُوْنَكَ لا رای لَهُمْ غیرك فالعجل ثُمَّ العجل
ھااا آپ جلد از جلد تشریف لائیں۔ ہم سوائے آپ کے کسی اور کو نہیں پسند کرتے
ہم سب آپ کے منتظر ہیں قدم رنجہ فرمانے میں تاخیر نہ کریں۔ آیئے اور جلد از جلد تشریف
لائیے۔

سید ابن طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ یہ خطوط اگرچہ پے در پے امام حسینؑ کو ملے مگر آپ
نے جواب دینے میں تاخیر کی یہاں تک کہ ایک روز چھ سو نامے آپ کی خدمت میں
پہنچے رفتہ رفتہ ناموں کی تعداد بڑھتی رہی اور بارہ ہزار نامے آپ کی خدمت میں پہنچے
جو اہل کوفہ نے تحریر کیئے تھے۔ شیخ مفید علیہ الرحمۃ کی روایت کے مطابق روساء کوفہ
کی ایک جماعت نے جن میں شبیث ابن ربعی، حجار بن ابجر، یزید بن حارث بن رویم تھے

تمہارے پاس پہنچ کر تمہارے معتمدوں اور صاحبان فکر و نظر کے اس امر پر متفق و متحد ہونے کی بابت تحریر کیا تو میں تمہارے حسب ذیل الطلب تمہارے پاس جلد پہنچوں گا انشاء اللہ تعالیٰ والسلام پس آپ نے حضرت مسلم بن عقیل کو بلایا اور ان کو قیس بن مسہر صیداوی عمارۃ بن عبداللہ اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن ازدی کے ساتھ کوفہ کی جانب روانہ کیا۔ اعیان کوفہ کے نام آپ نے ایک اور خط تحریر کیا جس میں آپ نے ان کو اپنی نصرت کی دعوت دی۔ اور آپ نے مکہ میں قیام فرمایا اور آٹھویں ذی الحجہ یوم ترویہ کو آپ مکہ سے باہر نکلے کہ سفر کوفہ اختیار کریں۔ مولف کتاب ہذا بیان فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ کے اس قدر کثیر تعداد میں خطوط کا آنا اور قاصد پر قاصد کا پہنچنا بنی امیہ کے لیے گھبراہٹ کا موجب بن گیا تھا۔ اور انہوں نے حضرت امام حسینؑ کو مکہ ہی میں قتل کرنے کی خفیہ اسکیم بنائی چنانچہ یزید ابن معاویہ نے پہلے تو اپنے چچازاد بھائی ولید بن عتبہ بن ابوسفیان کو مدینہ کی گورنری سے معزول کیا کیونکہ ولید بن عتبہ حضرت امام حسینؑ کے معاملہ میں نرمی سے کام لے رہا تھا۔ یہ چیز یزید پر گراں گزری اسے معزول کر کے عمرو بن سعید ابن ابی العاص کو مکہ اور مدینہ کا عامل مقرر کیا۔ اور ساتھ ہی یہ سازش کی کہ اس کو مکہ بھیجتے وقت اس کو امیر حج مقرر کیا۔ اور تیس اشخاص مسلح جو بنی امیہ میں سے تھے اور دشمنی اہلبیتؑ میں منفرد تھے حاجیوں کے لباس میں عمرو بن سعید بن ابی العاص کے ساتھ کیئے کہ وہ موقعہ پا کر حج کے دوران امام حسینؑ کو قتل کر دیں۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے محسوس کیا کہ اب مکہ میں قیام کرنا قطعاً مناسب نہیں ہے کہ آپ نے اپنے حج کو عمرہ میں تبدیل کر کے مکہ معظمہ سے آٹھویں ذی الحجہ کو کوچ فرمایا اس طرح آپ نے حرمت کعبۃ اللہ کی حفاظت کی۔ اور آپ نے سفر کوفہ اختیار کیا۔